صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل 31 مئی 2022ء بمطابق 29 شوال 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ
فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ
خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِيۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ
﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ
يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾

(ترجمہ): اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ﴿۹﴾ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا ﴿۱۰﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں ﴿۱۱﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے ﴿۱۲﴾۔ و آخِرُ الدَّعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions Hour': Question-----

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایم پی اے صاحب! دا Questions Hour اوشی نو تهولو له ورکوم جی، پرون مې تهولو ایم پی ایز له ورکړې ده نن به هم ورکوم جی ان شاء اللّٰه۔ 13857، شگفته ملک صاحبه!

* 13857 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر صنعت وحرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر نگرانی پرائیویٹ فنی تعلیمی ادارے ہوتے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوتومذکورہ اداروں کے الحاق کا کیاطریقہ کار ہےاور کن شرائط پر ان کا الحاق کیا جاتا ہے۔ محکمہ کو ہر سال مذکورہ اداروں سے کتنی رقم وصول ہوتی ہے۔ تمام الحاق شدہ پرائیویٹ فنی تعلیمی اداروں کی تفصیل، نام، ادارہ، مہیاکردہ کورسز، فی ادارہ طلباء وطالبات کی تعداد اور حکومت کی طرف سے مہیاکردہ امداد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت وحرفت)}:

(الف) پرائیویٹ فنی تعلیمی ادارے محکمہ صنعت وحرفت وفنی تعلیم کے زیر نگرانی خیبر پختونخوا ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ (TTB) اور خیبر پختونخوا بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن (KPBTE) کے ساتھ الحاق شدہ ہوتے ہیں۔ پرائیویٹ فنی تعلیمی اداروں کے الحاق کا طریقہ کار مندرج ذیل ہے:

الحاق کے لئے پہلے کالج یا فنی تعلیمی ادارہ درخواست دیتا ہے جس کے بعد الحاق سیکشن الحاق کے لئے ایک پروفارما دیتے ہیں۔ ادارہ اسے پر کر کے ساتھ ضروری دستاویزات منسلک کر کے ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ/بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کو فیس کے ساتھ جمع کرتے ہیں۔ فائل جمع کرنے کے بعد اس کے لئے تجربہ کار انجینئرز، پروفیسرز، لیکچررز صاحبان کی انسپکشن کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ چیئر مین ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ/چیئر مین بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی اجازت کے بعد اس کالج یا فنی تعلیمی ادارہ کی انسپکشن کی جاتی ہے۔ اس دوران انسپکشن کمیٹی ادارے کی نوعیت کے مطابق ادارہ کے سٹاف، تعلیمی اسناد، بلڈنگ، ورکشاپ، کلاسز اور پریکٹیکل کا سارا ساز وسامان وآلات چیک کرتے ہیں۔ رپورٹ تیار کر کے بورڈ کو جمع کیا جاتا ہے اور اسی انسپکشن رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے بورڈ کالج/ادارہ کے الحاق کی اجازت دیتا ہے، یعنی الحاق کرتا ہے یا کمی بیشی کی صورت میں اسے پورا کرنے کے لئے ادارہ کو ہدایات جاری کی جاتی ہے تاکہ جو

کمی بیشی ہو وہ پورا کرکے بورڈ کو مطلع کرکے دوبارہ انسپکشن کرائی جائے۔ الحاق کے بعد ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ /بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ان اداروں کی امتحانی امور کی نگرانی کرتے ہیں۔ پرائیویٹ فنی تعلیمی اداروں کی الحاق کے لئے شرائط مندرج ذیل ہیں:

1. ادارے کی عمارت کا ہونا (ذاتی عمارت کرایہ کی عمارت)
2. متعلقہ کورسز پڑھانے کے لئے تدریسی عمل کا ہونا۔
3. متعلقہ کورسز کے عملی کام کے لئے ضروری آلات اور سامان کا ہونا۔

ہر سال اوسطاً اس مد میں بورڈ کو مبلغ۔25,401,960 روپے وصول ہوتے ہیں۔ نیز بوڈر کے ساتھ الحاق شدہ پرائیویٹ فنی تعلیمی اداروں کی تفصیل اور ان میں مہیا کردہ کورسز اور طلباء کی تعداد لف ہے۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی بورڈ کو نہ تو باقاعدہ بجٹ دیا جاتا ہے اور نہ کسی قسم کی گرانٹ مہیا کی جاتی ہے بلکہ یہ ادارے اپنی مدد آپ کے تحت چل رہے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ اداروں سے حاصل کردہ رقومات انہی اداروں کے طلباء وطالبات کے امتحانات کے انعقاد، پرچوں کی جانچ پڑتال، عملی امتحانات اور کھیلوں کے انعقاد کے علاوہ بورڈ ملازمین کی تنخواہوں، پنشن اور دیگر دفتری اخراجات پر خرچ کی جاتی ہیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: مننه سپیکر صاحب۔ د سوال جواب ما ته ډیر کافی Detail کښې راکړے شوے دے او کافی داسې Information وو چې څه ما غوښتل نو هغه دیکښې ما ته ملاؤ شو نو Thank you جی زه مطمئنه یم۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. Question No. 13780, Ms: Nighat Yasmeen Orakzai.

* 13780 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع خیبر (سابقہ فاٹا) محکمہ صنعت، حرفت، فنی تعلیم کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)}:

جواب وزیر قانون نے پڑھا: (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ رواں مالی سال (22-2021) کے دوران صوبائی حکومت نے محکمہ صنعت، حرفت، فنی تعلیم کے لئے ضلع خیبر (سابقہ فاٹا) کے مختلف منصوبوں کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) (i)،(ii) اور (iii) کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستا سو Seat ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! یہ میرا کمپیوٹر خراب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو Open ہے جی اب Open ہے۔ آپ کا Mike open ہے دیکھیں جی۔ آپ کا Mike open ہے۔ نہیں کمپیوٹر نہیں خراب، Open ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ پرسوں سے خالی ہے۔ (جناب ظفر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے) ملکه! پا څیره زما کوئسچن دے۔

جناب ظفر اعظم: کوئسچن آپ کا ہے بیٹھی ادھر ہے تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو میں اپنی، میں اپنی اس صحیح Seat پر بیٹھی ہوئی تھی ناں اب کیا کریں۔ صحیح Seat پہ بھی آپ نہیں بیٹھنے دیتے جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آپ کے پارلیمانی پارٹی کے لیڈر کی Seat ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Seat تو Basically میری یہی ہے لیکن اب کیا کریں یا کنڈی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، ایک منٹ ٹھہریں نا، ابھی ٹھیک ہو رہا ہے نا کمپیوٹر اسی لئے ادھر بیٹھی تھی نا سر۔ (مړه اوس ته ما بوډۍ ظاهروې په خلقو باندې چې زه به چشمې لګوؤمه) جناب سپیکر صاحب! میں نے، یہ سوال تو شگفتہ ملک کا ہے۔ جی جناب، یہ میں نے شوکت یوسفزئی کے ڈیپارٹمنٹ صنعت و حرفت کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس کا لب ولباب یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ ضلع خیبر میں سابقہ جو FATA ہے اور Merged area ہے اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا ہے کہ ہاں جی کئے گئے ہیں۔ تو پھر میں نے کہا کہ اس کی تفصیل اور وہ مجھے بتائی

جائے جناب سپیکر صاحب۔ (مداخلت) بس اوس پریږدہ۔جناب سپیکر صاحب، میں نے جب یہ پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ Main scheme میں 199 ملین روپے، جو روپے ہے، کی لاگت آئے گی، آئے گی، ٹھیک ہے یعنی ہم Future کی بات کر رہے ہیں، چار سالوں میں نہیں۔ جون 2021 تک 37 ملین روپے کے اخراجات کئے گئے ہیں اور 2022 میں 31 ملین کے اخراجات کئے گئے ہیں، اس طرح مجموعی اخراجات جو ہیں وہ 62 ملین کی ہیں۔ اس طرح 199 ملین میں سے 136 ملین ریلیز ہوئے ہیں جس میں سے ابھی تک کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا، ٹھیک ہے جی اور مزے کی بات یہ ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں کہ بینکوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ وہی بات آگئی کہ جو میں پہلے سے کہتی تھی جناب سپیکر صاحب، کہ باقاعدہ اس میں سود خوری ہو رہی ہے۔ یہ میرے Merged area کے لوگوں کی چیز ہے کہ سود خوری ہو رہی ہے یعنی کیوں، کیوں بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں؟ جب بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں آپ کے پاس Opportunity ہے تو میرے قبائل کو کس بات کی سزا دی جا رہی ہے؟ چاہے وہ خیبر ہے چاہے وہ اورکزئی ہے چاہے وہ مہمند ہے چاہے وہ ہے باجوڑ ہے چاہے وہ کرم ہے چاہے صدہ ہے چاہے وہ جو بھی ہے۔ سات ایجنسیاں جو کہ Merged ہوئی ہے جناب سپیکر صاحب، ان کو کیوں سزا دی جا رہی ہے اور ساؤتھ وزیرستان جو تباہ ہو گیا ہے جناب سپیکر صاحب، وہاں کی جو ہم Import کرتے تھے چلغوزے کی، وہ جو ہے تو وہ تباہ و برباد وہاں پہ درخت ہو گئے ہیں۔ میں اس دن بھی اس پہ بات کرنا چاہ رہی تھی کہ جو خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے علاقے کے ساتھ جو Merged کوہ سلیمانی کا ایریا ہے اس کو کتنے ہی دن ہو گئے ہیں کہ آگ لگی ہوئی ہے اور تین تین سو سال کے درخت جو ہیں وہ ملیامیٹ ہو گئے ہیں۔ کس کی سازش ہے کہ جو میرے مظلوم طبقے اور لاچار طبقے کو جو کہ آپ کے ساتھ خوشی سے Merge ہوئے ہیں۔ اللہ کا واسطہ ہے ان کو یہ سب تمام چیزیں ریلیز کر دیں۔ میں آپ سے منت کرتی ہوں حکومت سے، آنے جانے کا، یہ کرسی جو ہے یہ کرسی عارضی کرسی ہے۔ "وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ"، یعنی کہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کے کرسیوں کا مالک ہے، یہ صرف اور صرف عارضی کرسی ہے۔ (تالیاں) اور آپ نے جواب اس کا دینا ہے۔ دوسری جناب سپیکر صاحب، 136 میں سے 48 ملین انہوں نے ٹینڈر کے بارے میں ابھی سوچ رہے ہیں، ابھی سوچ رہے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ تو اگر 136 ملین روپے میں 48 ملین روپے تو بقایا کتنے بچتے ہیں، 88 ملین روپے بچتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، اور ان کو پتہ نہیں ہے کہ ان کا کام کیسے خرچ کریں جناب سپیکر صاحب۔ سر، ایک کام کریں، ایک کام کریں کہ یہ جس کا بھی ڈیپارٹمنٹ

ہے تین دن کے اندر اندر مجھے صرف اس کی منسٹری کا نام دے دیں کہ نگہت اورکزئی اس کی منسٹر بن گئی ہے، آپ دیکھیں کہ یہ ملین روپے کیسے خرچ ہوتے ہیں اور یہ ان قبائل کے لئے کہ جن کے پاس نہ یونیورسٹی ہے جن کے پاس نہ کالجز ہیں جن کے پاس نہ کھیلنے کے لئے میدان ہیں جن کے پاس ایکسرے مشین نہیں ہے، ایم آر آئی مشین نہیں ہے ہاسپیٹلز نہیں ہیں۔ اگر یہ پڑے ہوئے ہیں تو آپ ہاسپیٹلز ہی کو بنا کر اسے خرچ کر لے ناں۔ پھر آگے جناب سپیکر صاحب، سکیم کا یہ حال ہے کہ 19 ملین میں سے صرف 5 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں 13 ملین روپے بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ سر، 13 ملین روپے اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس کے پاس جواب نہیں ہے، آج شوکت یوسفزئی یہاں پہ موجود نہیں ہے حالانکہ یہ Important دن تھا، آپ نے کل اعلان کیا تھا، کل تھا آج نہیں ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، ضم اضلاع کے ساتھ یہ سوتیلا سلوک کیوں ہو رہا ہے مجھے صرف اتنی جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے پوچھتی ہوں آپ بھی درد دل رکھتے ہیں، آپ کے بھی بچے ہیں، آپ کا بھی ایک کنبہ ہے۔ خدا نخواستہ ہمارے ساتھ اگر یہ ہو تو ہم تو روڈوں پہ نکل آئیں گے جناب سپیکر صاحب، چاہے وہ کس کی، کسی کی بھی حکومت ہے چاہے وہ زرداری صاحب کی حکومت ہے چاہے وہ نواز شریف کی حکومت ہے چاہے وہ شہباز شریف کی حکومت ہے۔ ہم آپ کو کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آئیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ سوال۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں کر رہی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ مجھے بتایا جائے کہ ریلیز جب ہو جاتا ہے تو لگائے کیوں نہیں جاتے ہیں مجھے صرف اس سوال کا جواب دیا جائے۔ بینکوں میں کیوں پڑے ہوئے ہیں اس کا بھی جواب چاہیئے۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ضم اضلاع میں مرکز کی طرف سے فنڈز کی کمی ہے آج میں ان لوگوں کو کہتی ہوں کہ Imported حکومت کی طرف سے نہیں آپ کی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز کی کمی تھی۔ آپ کی وجہ سے جو ہے تو وہ فنڈز کی کمی تھی اور دوسرا اگر بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں تو ان لوگوں کو پکڑیں اور ان لوگوں سے پوچھیں کہ سود کیوں کھا رہے ہیں؟ سود اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ جنگ ہے۔۔۔۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سے شروع ہوتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، سود خوری ہوتی ہے I am sorry to say کہ یہ، میں اس کو ریاست مدینہ نہیں کہتی ہوں، یہ ریاست مدینہ نہیں ہے۔ ریاست مدینہ صرف ایک ہستی کے لئے بنی تھی جو خدا کا محبوب تھا اور اس کا نام حضرت محمد ﷺ ہے، اس کے علاوہ نہ کوئی ریاست مدینہ بنا سکتا ہے اور نہ ریاست مدینہ چلا سکتا ہے جناب سپیکر۔ .Thank you۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آپ کا سوال آگیا ہے۔ Concerned Minister to respond, concerned Minister to respond. concerned Minister to respond.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، وہ کہتے ہیں سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری، جی میر کلام صاحب سپلیمنٹری۔ میر کلام صاحب کا Mike on کریں۔

جناب میر کلام خان: Thank you جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں نگہت بی بی کا انتہائی مشکور ہوں کہ ضم اضلاع کے حوالے سے اکثر کوئسچنز لاتی ہیں۔ اس میں لکھا گیا ہے جناب سپیکر، آپ دیکھ لیں اس کو کہ غیر خرچ / غیر جاری کردہ فنڈز اگلے مالی سال 2022 اور 2023 میں جاری اور استعمال کئے جائیں گے۔ تو جناب سپیکر، پوچھنا یہ تھا کہ اسی سال کونسا وہ مسئلہ ہے کہ اس فنڈ کو اسی سال خرچ نہیں کر سکتا اور اگلے سال کی بات ہو رہی ہے تو جناب سپیکر، اگر اس پر منسٹر صاحب تھوڑا Explain کر لیں۔ Thank you۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر، پہلے تو میں میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ذرا سا کوئسچن تک اگر Limited رہتی تو میں کر لیتا لیکن پھر بھی۔ سر، اس میں جواب میں جو میڈم نے پوچھا ہے وہ Basically خیبر ڈسٹرکٹ کے بارے میں پوچھا گیا ہے اور اس میں سر، یہ جو چارٹ ہے اس کا جو نچلا حصہ ہے جس میں Sub-scheme لکھا گیا ہے۔ اس میں سر، خیبر کے مطابق جتنا فنڈ وہاں پہ ریلیز ہوا ہے اور جس طرح اس کی Utilization ہے وہ یہاں پہ اس میں دیا گیا ہے۔ اس میں آخر میں جس طرح میڈم نے کہا کہ یہ 13 ملین یہ Utilize نہیں ہوئے۔ سر، اس کے آگے آپ دیکھیں تو اس کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے سر اور جو وہاں پر انہوں نے Issuance وغیرہ لینے ہیں اس کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے اور وہ تقریباً اسی مالی سال میں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ٹینڈر بھی اپنے اس پہ آخر تک پہنچ جائے گا۔ سر، وہ خریداری کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ اس مالی سال کے آخر میں یہ پیسے بھی Utilize ہو جائیں گے سر۔ اس میں سر،

کونسٹیٹیوشن کے مطابق اگر بات کریں تو یہ بات ہو گی۔ باقی جنگلات وغیرہ کے بارے میں اگر کوئی اور بات کرے گا اگلے کے لئے اس کے لئے ریکویسٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، دیکھیں مجھے بڑا افسوس ہے کہ جو Concerned Minister ہے جس کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بہت اچھی طرح پتہ ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے اس نے اور کیا کہاں کہاں پہ خرچ کرنا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ آپ رولنگ دے دے کر تھک گئے جب ہمارے مشتاق غنی صاحب تھے جو آج کل گورنر ہیں قائمقام اور 2023 تک ان شاء اللہ رہیں گے تو ظاہر ہے کہ آپ ہی اس کرسی پر بیٹھے ہوں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، آپ سے انصاف کی بھیک مانگتی ہوں۔ ان ضم اضلاع کے لئے میں آپ سے انصاف کی بھیک مانگتی ہوں مجھے کسی منسٹر سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ میں آپ سے ان ضم اضلاع کی چاہے وہ خیبر ہے، چاہے وہ باجوڑ ہے، چاہے وہ مہمند ہے، چاہے وہ اورکزئی ہے، چاہے وہ کرم ہے، چاہے وہ صدہ ہے، چاہے وہ جو بھی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے انصاف کی بھیک ان لوگوں کے لئے مانگتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی بات نہیں ہے کہ خرچ نہیں ہوئے فلاناں نہیں ہوا۔ میں نے تو آپ کو پوری ڈیٹیل دے دی ہے کہ بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں، کیوں بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں، کیا آپ نے کبھی یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، تو ادھر ادھر کی نہ بات کر، میں آپ سے مخاطب ہوں۔۔۔۔۔

ے تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں (حکومتی بنچز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ جو بیٹھے ہوئے ہیں۔

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے۔

اور میں آپ سے انصاف کی بھیک مانگتی ہوں، میں آپ سے انصاف کی بھیک مانگتی ہوں بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ سپلیمنٹری جب انہوں نے پہلے کیا تھا اس وقت آپ کہاں پر تھیں؟ جی۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ میڈم کی جو Contingent ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی بات ہو گی تو سر، اس پہ بھی ہم ان کو مطمئن کریں گے لیکن سر، اس سوال کے

مطابق کوئی اور سپلیمنٹری کرنا چاہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں کیونکہ انہوں نے خیبر ڈسٹرکٹ کے بارے میں کہا، وہ ساری Detail یہاں پہ موجود ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ اس طرح ہے کہ فضل شکور صاحب جو باقی Details اگر میڈم مانگ رہی ہیں اور جس طرح وہ کہہ رہی ہیں تو وہ Detail بھی میڈم کو Provide کر دیں جی۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے جی۔ ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Okay thank you. Question No. 14244, Ms: Humaira Khatoon.

* 14244 _ <u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اوقاف کی ملکیتی زمینوں اور جائیدادوں پر قابضین عرصہ دراز سے قابض ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمینوں اور جائیدادوں کو قابضین سے واگزار کرانے کے سلسلے میں گزشتہ چار سالوں کے دوران کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ محکمہ کی ملکیت کتنی زمین اور املاک قابضین سے واگزار کرائی گئی ہیں، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) صوبہ بھر میں اوقاف کی ملکیتی زمینوں اور جائیدادوں پر قابضین کے خلاف کتنے کیسز عدالتوں میں ہیں، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جاے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی اس کرسی کی Commitment کے بعد میرے خیال میں میرا سوال تو کمیٹی میں جانا چاہیئے اس لئے کہ اس کا Reply نہیں آیا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک اس کا Reply کیوں نہیں بھیجا؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> کیونکہ سپیکر صاحب، کی یہ Commitment ہے کہ جو Department reply نہیں دے گا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بالکل۔ جب Reply نہیں ہے تو میں اس کو کمیٹی میں بھیجتا ہوں جی۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر! وہ ہمارا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: کوسچن کا جواب تو میرے پاس آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں آپ کے پاس جواب آیا ہے لیکن ہم ہمیشہ بولتے ہیں کہ دو دن پہلے ہمیں سیکر ٹریٹ پہنچادیا کریں تو جب ہمیں نہیں ملتا، آنریبل ممبرز اس سوال کا جواب مانگتے ہیں تو یہ تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی میرے خیال سے سستی ہے یا اس میں کوئی عدم دلچسپی ہے کہ وہ جواب نہیں دیتے۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہمارے آنریبل ایم پی ایز جو سوال کرتے ہیں ان کا جواب دیا کریں۔ لہذا میں آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ان کو Defend نہ کریں جو غلطی کرتے ہیں ان کو باقاعدہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں ہم۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔Okay۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14244, moved by the honourable Member, may be referred to concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question is referred to the Committee concerned. Question No. 14027, Mr. Faisal Zeb.

* 14027 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر صعنت و حرفت اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں 15 دسمبر 2021 کو ضلع شانگلہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں شفاف طریقے سے اور مکمل میرٹ پر کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع شانگلہ جو کہ دو حلقوں PK-23 اور PK-24 پر مشتمل ہے تو حلقہ PK-24 سے لوگوں کو کیوں بھرتی نہیں کیا گیا۔ نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، شناختی کارڈ کی کاپی، بھرتی کے لئے اخباری اشتہار بمعہ بھرتی طریقہ کار کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ جن کی سفارشات پر مذکورہ بھرتیاں کی گئیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)}:

جواب وزیر قانون نے پڑھا: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ 15 دسمبر 2021 کو ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ

ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (کے۔پی ٹیوٹا) ہیڈ آفس میں الپوری شانگلہ میں کلاس فور کی بھرتی کے لئے امیدواروں کے مناسبت جانچنے کے لئے انٹرویو منعقد کئے گئے تھے۔

(ب) جی ہاں۔یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تقرریاں میرٹ پر مناسب طریقہ کار کے ذریعے کی گئی ہیں۔ مزید یہ کہ جی پی آئی شانگلہ تحصیل الپوری PK-23 میں واقع ہے۔کے پی ٹیوٹا سلیکشن کمیٹی نے تحصیل الپوری سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان کے مقامی حیثیت کی وجہ سے منتخب کیا۔مزید یہ کہ کسی ادارے میں درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی کے لئے ان کے متعلقہ تحصیل/ضلع کا ہونا لازمی ہے تاکہ وہ اپنے ڈیوٹی سٹیشن پر آسانی سے پہنچ سکیں۔

(ج) طے شدہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ منیجر دفتر روزگار سوات سے کہا گیا کہ وہ ضلع شانگلہ کے رجسٹرڈ امیدواروں کی فہرست فراہم کریں۔ تمام امیدواروں کو مطلوبہ فہرست موصول ہونے کے بعد Registered mail اور Phone calls کے ذریعے بلایا گیا جن میں سے مناسب امیدواروں کا انتخاب کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/ولدیت	ڈومیسائل	پتہ	پیش کی گئی اسامی	مقام/تعلیمی سند
1	شرافت علی ولد ممتاج	شانگلہ	برکلے الپوری	شاپ اٹینڈنٹ 03	جی۔پی۔آئی Annex-1 شانگلہ
2	گل شہزادہ ولد دولت خان	شانگلہ	ڈرہ ڈاکخانہ ڈیری الپوری	شاپ اٹینڈنٹ 03	جی۔پی۔آئی Annex-I1 شانگلہ
3	اصغر منیر ولد بہادر منیر	شانگلہ	ہیڈکوارٹر الپوری	شاپ اٹینڈنٹ 03	جی۔پی۔آئی Annex-III شانگلہ
4	شجاعت علی ولد محمد فراز	شانگلہ	بیگالے لیلونے الپوری	نائب قاصد 03	جی۔پی۔آئی Annex-IV شانگلہ
5	گوہر علی ولد محمد فاروق	شانگلہ	بیگالے لیلونے الپوری	مالی 03	جی آئی پی Annex-V شانگلہ
6	عدنان خان ولد محمد رسول	شانگلہ	کوٹکے اچر، تحصیل الپوری	چوکیدار 03	جی آئی پی Annex-VI شانگلہ
7	گل امیر ولد ہندر	شانگلہ	وہاب خیل کوٹکے تحصیل الپوری	چوکیدار 03	جی آئی پی Annex-VII شانگلہ
8	نجیب اللہ ولد رحیم شاہ	شانگلہ	کوز کلے، لیلونے تحصیل الپوری	چوکیدار 03	جی آئی پی Annex-VIII شانگلہ
9	اختر حسین ولد عزیز الرحمان	شانگلہ	بنڑخوڑ گئی تحصیل الپوری	خاکروب 03	جی آئی پی Annex-IX شانگلہ
10	عجب خان ولد صابر	شانگلہ	میاں کلے بیلے بابا پیر آباد الپوری	خاکروب 03	جی آئی پی Annex-X شانگلہ

کے پی۔ٹیوٹا بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ڈائریکٹر ایڈمن اینڈ ایچ آر کے پی ٹیوٹا ہیڈ آفس۔
2. انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ جس کا بنیادی سکیل 17 سے کم نہ ہو۔
3. ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس اینڈ اکاؤنٹس کے پی ٹیوٹا ہیڈ آفس پشاور۔

جناب فیصل زیب: سپیکر صاحب، اوس د کوئسچن جواب راته ملاؤ شو جی اوس په دې ساعت چې اسمبلئی ته راغلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی په دغه راغلې، تاسو-----

جناب فیصل زیب: نه زه وایم چې Defer ئې کړئ دا نه وایم چې کمیټۍ ته ئې اولیږئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو جی موجود یئ چې موجود یئ کوئسچن راغلے دے تاسو اوس په دې خبره اوکړئ جی۔

جناب فیصل زیب: نو بیا خو سپیکر صاحب، دیکښې ما کوم د دوئ نه تپوس کړے دے چې تاسو په 15 دسمبر 2021 باندې په ټیکنیکل ایجوکیشن شانګله کښې بهرتیانې کړی دی۔ نو په هغې کښې د دوئ نه ما دا تپوس کړے دے چې آیا شانګله کښې خو دوه حلقې دی PK-23,24۔ دوئ د کلاس فور بهرتیانې صرف د PK-23 د کسانو کړی دی او دا کالج Overall د ټولې شانګلې دے نو په دیکښې د PK-24 د کسانو حق نه جوړیدو؟ دوئ وائی چې مونږ د Employment Exchange د آفس نه ریکارډ راغوښتې دے۔ هغه لسټ کښې مونږ نومونه کتلی دی په هغې کښې مونږ Selection کړے دے۔ نو په هغه لسټ کښې خو د PK-24 کسان هم موجود وو۔ نو هغه کسان ولې دومره قابل نه وو چې هغه په دیکښې Select شوی وے۔ نو زما سپلیمنټری کوئسچن ورسره بیا دا دے سپیکر صاحب،-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ټهیک شو۔ House in order. Concerned Minister to respond, Fazal Shakoor-----

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی وہ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں۔ رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: جی سر، Secondly اسی سے Related یہ ہے کہ اس میں یہ بھی ساتھ بتائیں گے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں Minority کوٹے کے مطابق کن لوگوں کو اس میں لیا گیا ہے جو ہمارا Five percent تھا اس کے مطابق یہ بھی بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ دوسرے سوال کا پہلے جواب دے دوں کہ Minority کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے تو مجھے اس پر علم نہیں ہے، پہلی بات تو یہ۔ دوسری بات جو سر، فیصل زیب خان نے کہا ہے سر، اصل میں

یہ کالج جو ہے یہ PK-23 میں یہ کالج ہے تو اس لئے یہ بھرتیاں ساری وہاں سے کی گئی ہیں باقی As such کوئی اس میں وہ نہیں ہے کہ سر، کسی اور حلقے سے یا کسی اور ضلع سے بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ساری شانگلہ کی ہوئی ہیں اور اسی یونین کونسل یا حلقے سے ہوئی ہیں جس میں یہ موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر، یہ کالج الپوری میں واقعہ ہے، الپوری ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے جس طرح آپ کے ایجوکیشن کا آفس یہاں پر ہے۔ تو آیا اس میں سارے پشاور کے ایم پی ایز کا حق ہے کہ نہیں جو اس جگہ سے تعلق رکھتا ہے اس ایم پی اے کا حق ہوگا؟ تو الپوری ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے، اس میں PK-24 کے لوگوں کا بھی حق ہے اور PK-23 کے لوگوں کا بھی حق ہے۔ تو چاہیئے کہ ہیڈ کوارٹر کا آفس ہے، ہیڈ کوارٹر کا کالج ہے، سارے شانگلہ کا کالج ہے تو اس میں PK-24 کے لوگوں کو بھی شامل کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال آگیا جی سپلیمنٹری بھی آگیا جی۔ جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں یہ کہوں گا اس میں کوئی بے ضابطگیاں نہیں ہوئی ہیں سر۔ صرف یہ ان کا Contingent ہے کہ یہ ان کے حلقے سے کیوں بھرتیاں نہیں ہوئیں؟ تو سر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ اصل میں جس حلقے میں یہ کالج واقع ہے اسی حلقے سے بھرتیاں ہوئی ہیں کوئی اس میں یعنی اس طرح کی Embezzlement والا کوئی چکر نہیں ہے اور سر دوسری بات یہ کہ ڈیپارٹمنٹ کا کہنا یہ ہے کہ ان کے حلقے میں ایسی جگہیں بھی ہیں جو الپوری سے دو گھنٹے کے فاصلے پہ موجود ہیں وہ جگہ تو اس طرح سر، ضروری نہیں کہ ہم پورے حلقے سے بھرتی کریں اور بس جو اس کی Requirement ہے جس نے Employment Exchange میں اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرایا ہو وہاں سے ہم نے نام لئے ہیں اور سر، بالکل طریقہ کار کے مطابق بھرتی ہوئی ہے۔ اس میں سر، کوئی غلطی نہیں ہوئی کوئی رشوت اور اس چیز کا کوئی الزام نہیں ہے، اس پہ صرف جو ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے حلقے سے بھرتی کیوں نہیں ہوئی ہے، یہ ایک وہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ینارٹی کا جو انہوں نے پوچھا ہے۔

وزیر قانون: Minority کا سر، مجھے اس کا پتہ نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ سے میں ان کو بتا کر پتہ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Minority کا آپ پتہ کر کے آپ رنجیت سنگھ صاحب کو آگاہ کریں۔

وزیر قانون: جی Sir, thank you۔ ٹھیک ہے۔

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر، دوئ دا وائی چې د دوئ حلقه د دوه گهنټوں په فاصله باندې ده۔ زما حلقه الپورئ سره داسې هم Touch ده چې په لس منټوں کښې سرے رسیږی، په لسو منټوں کښې سړے رسیږی۔ نو د هغه ځائې کسان ولې نه دی اغستلې شوې؟ زه خو دا نه وایم چې په دیکښې رشوت اغستلې شوے دے یا څه؟ نو پکار دا ده چې زما د حلقې د خلقو سره زیاتې شوے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل زیب صاحب! هغوی خو ډیره واضحه طریقې سرې اووئیل چې د Employment Exchange نه د هغې هغه ریکارډ راغوښتلې شوے دے او په هغې Through باندې شوی دی۔

جناب فیصل زیب: نو سپیکر صاحب، د Employment Exchange په آفس کښې خو زما د حلقې د کسانو نومونو هم وو، هغه لسټ رااوغواړئ، دا سټینډنګ کمیټئ ته اولیږئ تاسو ته به په خپله پته اولګی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، Employment Exchange کښې به سر، زه به دا خبره اوکړمه هغې کښې خو به د پوره ضلعې خلقو به نومونه اچولې وی او Even په Thousands کښې به نومونه وی نو Thousand کسان خو نه کیږی کنه سر؟ کیږی خو به چې څومره پوستونه دی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: *فضل الہیٰ صاحب! شفیع اللہ خان صاحب! اور احتشام صاحب! آپ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ فضل الہیٰ صاحب! اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔ فضل الہیٰ صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔*

(شور)

وزیر قانون: *اس لئے میں کہہ رہا ہوں اس میں بے ضابطگیاں کوئی نہیں ہیں اور اس طرح کا کوئی اگر ان کا وہ ہو تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔۔*

جناب ڈپٹی سپیکر: *ٹھیک ہے جی۔ دیکھیں* Employment Exchange *کا ایک طریقہ کار ہے اس کے* Through *اگر ہوئے ہیں تو ابھی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔* Next Question, Question No. 14187. Mr. Khushdil Khan, not present, lapsed.

Question No. 14388, Sardar Khan, not present, lapsed. Question No. 14454, Ms: Sobia Shahid.

* 14454 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں تعینات سرکاری افسران و ملازمین کو حکومت کی جانب سے دی گئی سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل طریقہ کار کے مطابق فراہم کی جائے۔ نیز سرکاری گاڑی الاٹ کرنے کا طریقہ کار و قانون بھی فراہم کیا جائے؛

نام آفیسر۔عہدہ، سکیل، گاڑی کی تفصیل/نوعیت/سال

(ب) آیا سرکاری گاڑیاں سرکاری ملازمین کے علاوہ بھی کسی اور کے استعمال میں ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): محکمہ محنت نے درج سرکاری افسران کو سرکاری گاڑی محکمہ انتظامیہ کے حکم نامہ کے مطابق الاٹ کر رکھی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	سکیل	گاڑی کا نوعیت	گاڑی نمبر
1	جناب روح اللہ صاحب	سیکرٹری لیبر	21	Toyota Corolla GLI 1300 CC (2010 Model)	AA-1051
2	جناب محمد علی خان صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری	19	Toyota Corolla XLI 1300 CC (2011 Model	AA-512
3	جناب حامد اقبال	ڈپٹی سیکرٹری	18	Suzuki Cultus 1000 CC (2012 Model)	AA-2240
4	پول ڈیوٹی				AA-1543

(مزید تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: Thank you۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کوسچن وزیر Labour سے ہے۔ اس میں جو لسٹ مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں گریڈ۔16 اور گریڈ۔17 کے افسران کو بھی گاڑیاں دی گئی ہیں۔ آیا یہ ان گاڑیوں کے حقدار ہیں اور گاڑیوں کے Allot کرنے کا فارمولہ اور قانونی جو قانون ہے وہ بھی واضح نہیں کیا گیا Proper جس طرح میں نے کوسچن کیا ہوا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond, Fazal Shakoor Khan.

وزیر قانون: سر، میں میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ جہاں جہاں پہ ان کو اعتراضات ہیں وہ مجھے بتادیں باقی جواب بڑا واضح دیا گیا ہے کہ کس کس کو گاڑی دی گئی ہے اور کون کونسی گاڑی دی گئی ہے، اس میں تو مجھے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم جواب تو تفصیل سے وہ کہہ رہے ہیں ریکارڈ پہ ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، میں نے تو Clear-cut واضح طور پہ اس کو بتادیا ہے کہ گریڈ۔16 اور گریڈ۔17 کو بھی گاڑیاں دی گئی ہیں جو لسٹ میں موجود ہیں۔ میرے خیال سے منسٹر صاحب نے پڑھی نہیں ہے۔آپ اس کو چیک کریں لسٹ کو۔ میں یہ صرف آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ گریڈ۔16 اور 17 بھی گاڑیوں کے حقدار ہیں جن کو یہ گاڑیاں دی گئی ہیں؟ اگر ہے تو جس قانون کے تحت ہے وہ مجھے بتائیں اور کیونکہ اس میں پھر سرکاری Fuel بھی لگے گا اور اس کی Allotment جو ہے گاڑیوں کی، اس کا کیا فارمولہ ہے؟ قانونی طور پر اس کی کوئی وضاحت آپ نے نہیں دی۔ میں نے تو Clear-cut آپ سے پوچھ لیا ہے یہ۔

وزیر قانون: میرے پاس جو جواب ہے سر، اس کے مطابق ان کو یہ ساری تفصیل دی گئی ہے اور اگر ان کا کوئی Issue ہے تو ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ کو بٹھا دیتے ہیں۔آپ کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں جو آپ کی Queries ہیں آپ کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! اگر آپ اس کے آخر میں دیکھیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، میں یہی ان سے پوچھ رہی ہوں کہ 16 یہ قانون بتائیں اگر نہیں تو کمیٹی بھجوادیں کمیٹی میں میں پوچھ لوں گی کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہی میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں اگر آپ جواب دیکھیں تو اس میں دیکھیں Allotment کرنے کا طریقہ کار اور قانون حکومت کی واضح کردہ طریقہ کار کے مطابق سب سے پہلے ٹرانسپورٹ کمپنی، دیکھیں آپ Read کریں جی سب کچھ ہیں، Details ہیں طریقہ کار بھی واضح ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، میں ریکویسٹ کروں گی اگر اس کو کسچن کو کمیٹی میں بھجوایا جائے تو واضح طریقہ سے ہر ایک گاڑی کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں تفصیل پوری دی گئی ہے تو ہم Favour نہیں کریں گے کمیٹی میں جانے کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ میڈم! جب تفصیل ہے سب کچھ ہیں، Details ہیں اور لکھا بھی ہوا ہے تو پھر۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، میں پوچھنا چاہتی ہوں گریڈ۔16 کو کس قانون کے تحت گاڑی دی گئی ہے یہی ان سے پوچھنا چاہتی ہو، اس میں لکھا ہے گریڈ۔16 اور 17 کو گاڑی دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہ اگر اس کو کمیٹی میں ہے یہ مسئلہ حل ہو گا۔ کوئی مخالفت نہیں کر رہی ہوں لیکن ہمیں کمیٹی میں پتہ چل جائے گا ناں کہ قانون کے تحت ان کو گاڑی دی گئی ہے کہ نہیں۔ قانون کے ساتھ Fuel بھی ہے اور بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! وہ Agree نہیں کر رہے وہ Agree نہیں کر رہے کمیٹی کے لئے۔ میں Put کرتا ہوں ہاؤس کے لئے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14454, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The request is rejected. Question No. 14423 Miss: Naeema Kishwar Khan.

* 14423 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر ماحولیات و جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2021 میں صوبہ خیبر پختونخوا کے کون کونسے جنگلات میں آگ لگی اور اس سے کتنے درختوں کو نقصان پہنچا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) آگ لگنے کی وجوہات جاننے کے لئے کیا کیا اقدامات یا انکوائریاں کی گئی ہیں، کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ آگ سے جن جنگلات، ماحول اور جانوروں کو نقصان پہنچا اس کی تلافی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) آئندہ ان واقعات کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے کوئسچن کا تو جواب نہیں آیا اور آپ کی رولنگ ہے کہ کمیٹی میں جائے گا تو اب اس پہ سپلیمنٹری کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔ Concerned Minister صاحب ہیں۔

وزیر قانون: میڈم کو جواب نہیں ملا۔ مجھے Issue پتہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال بھی نہیں آیا اس کا جواب بھی نہیں آیا۔

وزیر قانون: بس پھر تو سر، آپ کی رولنگ موجود ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14423, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 14478, Babar Saleem Swati.

* 14478 _ جناب بابر سلیم سواتی: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بالخصوص ضلع مانسہرہ میں چھوٹے اور بڑے معدنیات کی وافر مقدار موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) معدنیات کانوں سے کارخانوں تک اور دیگر استعمال کے لئے بھاری گاڑیوں کا استعمال ہو رہا ہے نتیجتاً انفراسٹرکچر، رابطہ سڑکیں، فٹ پاتھ نکاسی نالیاں اور پلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ نقصانات کے ازالہ کے لئے معدنیات پر سے ٹوبیکو سیس اور شوگر سیس کے طرز پر کتنے فیصد ٹیکسز کی وصولی ہو رہی ہے؛

(ii) اگر معدنیات پر شوگر کین سیس اور ٹوبیکو سیس کے طرز پر اگر کوئی ٹیکس لاگو نہیں تو انفراسٹرکچر کی بحالی، مرمت اور از سر نو تعمیر کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جارہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی)}:

(الف) جی ہاں۔

(ب) (i) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ترقی معدنیات کی کان کنی پر رائیلٹی وصول کرتی ہے بعد میں یہی جمع شدہ رائیلٹی صوبائی سرکاری خزانے میں جمع کی جاتی ہے اور اسی آمدن سے حکومت وقتاً فوقتاً ترقیاتی پراجیکٹس کی مد میں عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتی ہے۔ ضلع مانسہرہ سے مالی سال 20-2019 میں -/32133837 روپے جبکہ 21-2020 میں -/67330336 روپے آمدنی حاصل ہوئی ہے۔ اس آمدن کی تقسیم کار کا اختیار صوبائی حکومت کے متعلقہ محکمہ کے پاس ہے۔

(ii) معدنیات سے حاصل ہونے والی آمدن صوبائی حکومت کے پاس جمع ہوتی ہے اور انفراسٹرکچر کی بحالی، مرمت اور از سر نو تعمیر کے بارے میں متعلقہ محکمے بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ وزیر محترم سے کل بھی میری اس موضوع پہ بات ہوئی تھی۔ کوئسچن بڑا واضح ہے جی تو میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اس پہ Comment کریں تو پھر میں آگے کوئی درخواست کر سکوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی عارف احمد زئی صاحب۔

<u>جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی):</u> شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ۔ وہ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں۔ جی آپ کا Mike on ہے جی بات کریں۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> جناب سپیکر صاحب، میں آنریبل منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں اور بار بار یہ سوال میں نے ہر ایک منسٹر کے سامنے رکھا، اسمبلی میں بھی اس پہ تبادلہ خیال ہو چکا ہے۔ ہمارے علاقوں کی Central Exchange کوئی چیز ہے، اس نے ہمارے اپر دیر، لوئر دیر اور باجوڑ کا کچھ حصہ Lease کیا تھا بہت عرصے سے۔ پھر آنریبل منسٹر ڈاکٹر امجد صاحب نے وہ 3500 کلو میٹر تھا اب وہ 2200 کلو میٹر پھر Central Exchange کے ساتھ Lease ہے۔ تو میں آنریبل منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس عذاب سے ہمیں کب نجات ملے گی اور آیا اگر وہ کام شروع کرنا چاہتے ہیں تو ہماری Greenery کا کیا بنے گا؟۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> اور میرا دوسرا سوال یہ ہے تھوڑا سا کہ ہمارے پہاڑوں سے بڑے بڑے ٹرکوں میں مٹی بھر بھر کر لے جایا جا رہا ہے کراچی اور وہ سمندر رسے دوسرے ممالک میں لے جا رہے ہیں۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ دھرتی تو ہماری ماں ہے جب بحیثیت قوم ہم اس سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے اور

دوسرے قوموں کو دیتے ہیں تو پھر اس کو رہنے دیا جائے، جب ہم بحیثیت قوم اس کے قابل جب بھی ہوئے تو پھر اس پہ کام شروع کیا جائے۔اور تیسرا سوال۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی۔آپ جو تیسرا اور دوسرا سوال کریں۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: سر، چھوٹا سا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، جو اس سوال کے ساتھ Related ہو۔

ملک بادشاہ صالح: سر، یہ ہے Related۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو اپنے حلقے کی بات کریں Proper سوال لے کر۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: یہ ہمارے حلقے کے متعلق ہے، میرے حلقے کے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، نہیں جی، آپ Proper سوال لے کر آئیں، جو انہوں نے بات کی ہے بابر سلیم سواتی صاحب نے انہوں نے اپنے ضلع مانسہرہ کے حوالے سے بات کی ہے۔اگر آپ اپنے حلقے کے حوالے سے بات کرنا چاہیں تو Proper Question لے کر آئیں جی۔جی عارف احمد زئی صاحب۔

مشیر وزیراعلیٰ برائے معدنیات ومعدنی ترقی: شکریہ جناب سپیکر، یہ بابر سلیم صاحب کا جو کوسچن ہے وہ تو بڑا Clearly اس جواب میں لکھا ہے کہ جو آمدنی منرل ڈیپارٹمنٹ کی ہے وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں جاتی ہے اور وہاں سے گورنمنٹ اس کو Distribute کرتی ہے جس طرح اور بھی ذرائع ہیں اور گورنمنٹ اس کو Distribute کرتی ہے، اس طرح منرل ڈیپارٹمنٹ کی جتنی بھی آمدنی ہوتی ہے وہ بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کرتی ہے لیکن بابر سلیم صاحب کا اگر کوئی اس سے Related۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان! اور ہمایون خان اور لائق محمد خان صاحب! آپ اپنے سیٹوں پر بیٹھ جائیں جی۔

وزیر معدنیات: اس کی جی۔

مشیر وزیراعلیٰ برائے معدنیات ومعدنی ترقی: اس کی Related اگر وہ کوئی Suggestion دینا چاہتے ہیں تو میں سن لوں گا اور اس کے مطابق پھر میں جواب بھی دوں گا۔یہ میرے بھائی نے جو کوسچن کیا ہے Central Exchange والا، ایک تو انہوں نے خود ہی کہا ہے کہ یہ بعض ایریاز میں Surrender ہو چکا ہے لیکن یہ ہے کہ اگر وہ، اس میں جو ہے Large scale پہ Mining شروع کر دی ہے تو وہ

کر دے گی جب ان کی جو ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہم نے اس کو Illegally ایک چیز دی ہے، وہ انہوں نے ایک Large scale پہ Mining شروع کی ہے وہاں پہ اور ایک ہی کمپنی ہے Central Exchange جو اس پہ کام کرتی ہے، لیکن بہر حال ہم دیکھ لیں گے اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں پہ وہ کام نہیں کر رہے ہیں تو بالکل وہ ان شاء اللہ اس کو پھر Surrender کر والیں گے۔ بابر سلیم صاحب! اور کوئی خدمت ہو۔ Surrender

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بابر سلیم صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب وزیر محترم! میری گزارش یہ ہے کہ آپ کی Mines سے میرے ضلع کی روڈز کا Infrastructure بڑی بری طرح تباہ ہو رہا ہے، Overloading ہوتی ہے، کوئی کنٹرول نہیں ہوتا، کوئی محکمہ یا ہمیں جو Provincial side سے جو پیسے Kitty میں سے ہمیں آتے ہیں وہ اتنے نہیں ہوتے کہ ہم ان روڈوں کی Repair کر سکیں۔ میری اس سلسلے میں آپ کو Suggestion ہے کہ اگر جس طرح Sugarcane cess ہے، Tobacco cess ہے، اس طرح کا ایک ٹیکس جو ہے وہ آپ Collect کرتے ہیں، اس میں سے Cess بن جائے اور ہر ضلع کی جو آمدن ہے میرے ضلع سے اس مرتبہ آپ کو پونے سات کروڑ کی آمدن ہوئی ہے، آپ مجھے نہیں بتا سکتے کہ ان پونے سات کروڑ روپے میں سے مڑ کر آپ نے میری جو روڈز وہاں تباہ ہوئی ہیں تو میری آبادیاں وہاں Suffer کر رہی ہیں، آپ نے اس میں سے کتنے پیسے اس پہ لگائے ہیں۔ جب آپ Kitty کی بات کرتے ہیں پیسے جب Centralized اس میں چلے جاتے ہیں تو پھر اس سے ہمیں وہ Benefit نہیں ہو سکتا۔ میری یہ Suggestion ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کو Refer کر دیں، اس پہ Discussion ہو جائے یہ اچھی Suggestion ہے۔ اگر اس طرح وہ تمام اضلاع پورے صوبے میں جہاں سے یہ معدنیات Extract ہو رہی ہیں وہاں جو روڈوں کا Infrastructure damage ہو رہا ہے، اس کے لئے Cess بن جائے اور ان کو ان کے حصے کے مطابق جو ہے وہ پیسہ ملنا شروع ہو جائیں تو کافی سارا ازالہ ہو جائے گا۔ Thank you very much Sir۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عارف احمد زئی صاحب۔

جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی): سر، یہ اس لئے کہ Taxes جب ہم بڑھاتے ہیں مطلب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، سوال جب پہلے پوچھا جاتا ہے، جب منسٹر صاحب ایک دفعہ جواب دے دیتے ہیں پھر سپلیمنٹری نہیں ہوتا ہے جی۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی: ایک تو یہ ہے کہ رائیلٹی وہ دیتے ہیں Already، ایک Excise duty بھی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم Taxes اور بھی بڑھادیں مطلب مختلف قسم کے Taxes ہوں، تو آپ کو سر، پتہ ہے اور بابر سلیم صاحب کو بھی پتہ ہے کہ وہ Taxes اس کی وصولیاں جو ہیں، اس کی وصولیاں پھر کم ہو جاتی ہے، البتہ یہ بات کہ یہ Provincial kitty میں جاتی ہے تو ہمیں وہ حصہ نہیں ملتا، بالکل یہ آپ کمیٹی کے حوالے کردیں، اگر ان کی تجاویز آجائیں اور وہ گورنمنٹ کو Acceptable ہو تو پھر ان شاء اللہ کرلیں گے لیکن ابھی جو طریقہ ہے وہ یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی کے حوالے کردوں؟

مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی: چلا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، کمیٹی کے حوالے وہ کہہ رہے ہیں کردیں، کمیٹی میں بات ہو جائے گی اس پر۔ جی جی شاہ محمد صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ): جناب سپیکر صاحب، میں ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس پہ چیف منسٹر صاحب نے باقاعدہ کمیٹی بنائی ہے جس میں چھ وزیر شامل ہیں اس کمیٹی میں، منزل کا منسٹر بھی ہے یقیناً کہ ہماری روڈیں جو ہیں وہ Overloading کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں اور یہ بڑا قومی نقصان ہے، ہم اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ اس کمیٹی کی جو رپورٹ ہے وہ بہت جلد کیبنٹ کو پیش ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Thank you, thank you۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

14187 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ٹیوٹا کے نام سے ادارے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹیوٹا کے قیام سے لیکر اب تک کن کن محکموں کی لیبرز کو تربیت دی گئی ہے۔ تمام محکموں کی تربیت شدہ لیبرز کی تفصیل سمیت ٹیوٹا کے پچھلے چار سالوں کے دوران تمام محکموں کی تربیت پر خرچ شدہ رقم کی الگ الگ اور مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ صوبے میں ٹیوٹا کے نام سے ادارے موجود ہیں۔

(ب) کے پی ٹیوٹا کے محکموں کے لیبرز کو ٹریننگ فراہم نہیں کرتا۔ تاہم ٹیوٹا کے قیام سے لیکر اب تک مختلف اداروں میں مختلف شعبہ جات میں طلباء کو تربیت دے رہی ہے۔

14388_ جناب سردار خان: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مختلف ٹھیکیداروں کو بشمول ریور سوات کے منرلز اور مائنز کے کانوں کو ٹھیکے پر دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خوازہ خیلہ تحصیل کی مائنز کو کتنے بلاکس میں اور کن بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہیں۔ نیز اس سلسلے میں خوازہ خیلہ تا ٹوپسین روڈ گاؤں بابو کے مقام پر مین شاہراہ پر قومی پہاڑ بھی ٹھیکے پر دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے تاہم معزز ہائی کورٹ کی جانب سے دریائے سوات پر ہر قسم کی کان کنی پر پابندی لگائی گئی ہے۔ پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ لف ہے۔

(ب) عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں تحصیل خوازہ خیلہ کے مائنز کو کسی بلاکس میں تقسیم نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی خوازہ خیلہ تا ٹوپسین روڈ (گاؤں بابو) کے مقام مین شاہراہ پر قومی پہاڑ کو ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کچھ Leave applications ہیں: سید اشتیاق ارمڑ صاحب 31 مئی؛ جناب سراج الدین صاحب تا اختتام اجلاس؛ جناب جمشید مہمند صاحب تا اختتام اجلاس؛ جناب سردار یوسف زمان صاحب 31 مئی؛ جناب محمد ریاض خان صاحب 31 مئی؛ جناب ارشد ایوب صاحب 31 مئی؛ جناب سردار خان صاحب 31 مئی؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب 31 مئی۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: Kindly آپ آپس میں باتیں نہ کریں، Cross talks نہ کریں جی، Cross talks نہ کریں، باتیں نہ کریں آپس میں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5, 'Privilege Motion': Arbab Jehandad MPA, to please move his privilege motion No. 174.

ارباب جہانداد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، بہت شکریہ، لیکن بہت دیر کردی مہربان آتے آتے، یہ Privilege motion میں نے پیش کی تھی جنوری میں، تو پہلے زمانے میں عدل جہانگیری بھی جو ہے ناں، اس وقت بھی وہ جاگ جایا کرتے تھے چوبیس گھنٹوں میں، تو میرا اعتراض تو آپ کی اس چیئر پر بھی ہے کہ ایم پی ایز کو جو ہے ناں بہت جلد انصاف ملنا چاہیئے، چھ مہینے میں آپ نے Privilege motion ہمارا جو لگایا ہے، تو میں یہ واپس لیتا ہوں، وہ مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے اور میرا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب صاحب! چھ مہینے میں میرے خیال سے ہر ایم پی اے صاحب نے بیس بیس Privilege motions لائی ہیں تو وہ نمبر پہ آتے ہیں ایجنڈے پہ رولز کے مطابق، اور آپ Privilege motion پیش بھی کر جاتے ہیں اور Backdoor پہ آپ مک مکا کر کے واپس لے بھی لیتے ہیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر! میرے سوال کو کمیٹی میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آپ نے، پہلے Committee already موجود ہے جی، ابھی تو ہو گیا، ابھی وہ ختم ہو گئی بات۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Shafiq Afridi, MPA, to please move his privilege motion No. 175. Shafiq Afridi Shahib. Lapsed.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں آئے ہیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں یہی بات ہوتی ہے پہلے کہتے ہیں ہمارا Privilege motion نہیں آتا جب آتا ہے تو وہ Backdoor پہ چلے جا کر اس سے پھر بات کر لیتے ہیں۔

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Salam, MPA, to please move his adjournment motion No. 421. Abdul Salam.

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے ایک اہم بالخصوص پاکستان سے جڑے ایک اہم اور قومی نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ سننے میں آیا ہے کہ پاکستانی وفد نے اسرائیل کا دورہ کیا ہے بلکہ اسرائیلی صدر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ ان کی پاکستانی وفد سے ملاقات ہوئی ہے اور یہ ملاقات انتہائی خوش آئند رہی ہے۔انہوں نے اس پر خوشگوار حیرت کا اظہار بھی کیا ہے۔لہذا بیرونی طاقتوں کی آشیر باد سے ملک خداداد پاکستان پر مسلط کی جانے والی Imported حکومت کی جانب سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے ایسی کوئی غلیظ حرکت نہ صرف پاکستان بلکہ مسلم امہ میں ایک بحران کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔۔۔۔

(مداخلت وشور)

جناب محمد عبدالسلام: اور ایسا کرنا فلسطینیوں کے حق خودارادیت کے ساتھ غداری ہوگی اور اس طرح کی ناپاک حرکت سے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن اراکین کھڑے ہو کر شور کرتے رہے)

جناب محمد عبدالسلام: پاکستان پر شدید اثرات ہوں گے۔لہذا اس تحریک التواء کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس پر سیر حاصل بات ہو سکے اور اس میں ملوث کرداروں کو بے نقاب کیا جا سکے۔
جناب سپیکر صاحب!جناب سپیکر صاحب!

(شور)

جناب محمد عبدالسلام: اسرائیلی صدر خود اس کو تسلیم کر چکے ہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order، بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order, House in order، بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order۔اس پر ڈسکشن ہوگی، اس پر ڈسکشن ہوگی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ ڈسکشن ہوگی، ڈسکشن ہوگی، یہ ڈسکشن ہوگی آج کے لئے نہیں ہے۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر! اسرائیلی صدر خود اس کو تسلیم کر چکے ہیں کہ اسرائیل کے سرزمین پہ اس طرح وفود پاکستانی وفود سے ملاقات اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، ایک منٹ۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ یہ Adjournment motion ہے، Adjournment motion ہے، اس پہ بحث باقاعدہ اگر منظور ہو گی تو پھر بات ہو گی، منظور نہیں ہوئی تو بات نہیں ہو گی۔ میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the identical adjournment motion, moved by the honourable Members, may be adopted for detailed discussion in the House under Rule-73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct Business Rules 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it.

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی، جو اس Adjournment motion کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس موقعہ پر سارا ایوان بمعہ اپوزیشن ارکان کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: Count کر لیں، Count کر لیں جی۔ جو اس کے حق میں ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر حکومت اور اپوزیشن کے تمام اراکین کھڑے رہے)

(اس مرحلہ پر گنتی کی جا رہی ہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بس خاموش۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order, House in order۔ بیٹھ جائیں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیٹھ جائیں۔House in order۔

(نعرے/شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فضل الٰہی صاحب! بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ سب بیٹھ جائیں جی۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ 71 ارکان اسمبلی نے اس کے حق میں ووٹ دیا ہے لہذا Admitted۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 7, 'Call Attention Notices': Ms. Samar Haroon Bilour MPA, to please move her call attention notice No. 2254, Samar Bilour.

<u>Ms. Samar Bilour</u>: Thank you, thank you Mr. Speaker!-----

(Pandemonium)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی ثمر بلور صاحبہ!

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ Continue کریں جی۔ جی آپ بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ ایجنڈا پورا کریں تو پھر بات کرتے ہیں جی۔ جی میڈم، میڈم! آپ Continue کریں۔

<u>Ms. Samar Haroon Bilour:</u> Thank you Mr. Speaker! I would like to draw the attention of the Minister of-----

(Pandemonium)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی سن لیں، جی سن لیں۔ جی میڈم!

<u>Ms. Samar Haroon Bilour:</u> I would like to draw the attention of the Minister for Home towards an important issue that my constituency

PK-78 is very congested and facing severe shortage of the traffic police. What is the criteria for deploying Traffic Police in the City of Peshawar and at least all schools roads must have traffic police to avoid tragic roads incidents.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سن لیں،ان کیCall attention noticeسن لیں جی بس۔ جی آپ بولیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم!آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: منسٹر صاحب جواب دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جیConcerned Minister to respond، کونRespondکرے گا؟

جناب فضل شکور خان(وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میڈم نے جس حلقے کی طرف نشاندہی کرائی ہے اس میں قصہ خوانی بازار، خیبر بازار، کوہاٹی بازار، سرکلر روڈ یہ ساراArea آتا ہے اور واقعی یہ بڑاCongested area ہے۔ اس پہ سر، میرے پاس Detail ہے، وہ میں میڈم کے ساتھ Share بھی کرلوں گا جتنی ہم نے وہاں پہ Deployment کی ہے لیکن Force کی کمی کی وجہ سے جس طرح میڈم کہہ رہی ہیں کہ ہر سکول کے قریب یا جو سکولز ہیں، روڈز ہیں، ان کوCover کیا جائے ٹریفک پولیس کی طرف سے تو وہ ذرا ممکن نہیں ہے اتنا زیادہ کیونکہ ہمارے پاس Force کی کمی ہے لیکن میں پھر بھی ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ جہاں جہاں یہ نشاندہی کرے گی کوئی ایسا سکول یا جہاں پر بہت زیادہ آبادی ہے یا بہت زیادہ وہاں بچے پڑھتے ہیں جن سکولوں میں، کچھ سکولز ایسے ہیں جن کے پاس سٹوڈنٹس بہت زیادہ ہوتے ہیں اور دوسرا ان کو میں آپ کے، اسمبلی کے نالج میں لاتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ 300 ٹریفک جو TOs ہیں ان کے لئے ہماری سمری بھی گئی ہوئی ہے ابھی ان شاء اللہ تعالیٰ پبلک سروس کمیشن میں اس پہ بھرتی بھی ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ تو 300 میں سے ہم کوشش کریں گے کہ Maximum ہم ان علاقوں کو دیں جہاں پر آبادی بہت زیادہ ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: Thank you Mr. Speaker and thank you Mr. Minister۔ آپ کی نشاندہی میں اس بات کی طرف کرانا چاہتی ہوں کہ پچھلے تین مہینوں میں میرے حلقے میں دو بڑے Blasts ہوئے ہیں جو شیعوں کی، اہل تشیع کی مسجد میں بھی ہوا تھا اور جو

Christians کی پادری کمیونٹی کے اوپر بھی ہوا تھا تو ہمیں Extraordinary traffic ایک situation کو کنٹرول کرنے اور پولیس کو اس Situation کو کنٹرول کرنے میں حکومت کی امداد چاہیئے یا یہ لفظی صرف کارروائی نہیں ہو۔ منسٹر صاحب مجھے Time بتائیں، Date بتائیں، Venue بتائیں When we can sit and discuss this in detail?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب!

وزیر قانون: Time اور Venue میڈم Select کریں میں ان شاء اللہ آجاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Thank you. Miss Sobia Shahid, MPA to please move her call attention notice No. 2355.

(Pandemonium)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی ان کا Call attention ہے آپ کے اپوزیشن کی Call ہے آپ جی میڈم-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ جی میڈم! آپ Continue کریں۔ جی میڈم! آپ پہلے میں ایجنڈا لے لوں پھر پوائنٹ آف آرڈر جو بھی بات کرنا چاہے کرلے۔ جی میڈم!

محترمہ ثوبیہ شاہد: Thank you Mr. Speaker۔ جناب سپیکر صاحب! بستی گول چترال میں بے تحاشہ معدنیات موجود ہیں لیکن بدقسمتی سے محکمہ جنگلات نے یہ علاقہ سینچری کے نام سے بند کیا ہے جو کہ محکمہ جنگلات کے قانون میں سینچری کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں وزیر برائے محکمہ معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ بستی گول چترال میں بے تحاشہ معدنیات موجود ہے لیکن بدقسمتی سے محکمہ جنگلات نے یہ علاقہ سینچری کے نام سے بند کیا ہے جو کہ محکمہ جنگلات کے قانون میں سینچری کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور نہ یہ علاقہ Protected forest, Guzara forest اور نہ Reserved forest ہے۔ سینچری علاقے کی حدود بندی نہیں ہے اور نہ محکمہ جنگلات کو اس رقبے کے حدود کا کوئی علم ہے جس کی وجہ سے بیشتر معدنیات سے وابستہ لوگ اور خاص کر مقامی لوگ بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ مزید یہ کہ مجاز حکام زیادہ تر Allot شدہ Metals mines block کا Lease منسوخ کر رہے ہیں حالانکہ صوبائی

حکومت نے اس سلسلے میں نہ قانون سازی کی ہے اور نہ موجودہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی گئی ہے جبکہ محکمہ معدنیات Investment کا بتا رہا ہے جو کہ ایک سال گزرنے کے باوجود کسی قسم کی Foreign investors اس کے برعکس نہیں آئے ہیں اور سیکرٹری معدنیات خود Mines lease allotment کے Orders جاری کرتے ہیں جو کہ قانون کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹر صاحب اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور ادھر اس پہ Detailed discussion ہو جائے گی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond. Arif Ahmad Zai!

جناب محمد عارف (مشیر وزیراعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی): شکریہ سپیکر صاحب۔ اس میں دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ جنگلات کا جو ذکر ہوا ہے تو بہتر جواب تو وہ دے سکتے ہیں کہ اس قانون میں اس کی کیا کیا وہ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ جو میرے محکمے سے تعلق رکھتا ہے معدنیات کے محکمے سے، اس میں جی Blocks کا ذکر ہو رہا ہے۔ Blocks جو ہیں قانون میں اس کی Changes کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ MTC کی طرف سے، Mineral Titles Committee ہے، اس کی طرف سے سفارشات آ جاتی ہے اور MIFA اس کی جو ہے مجاز کمیٹی ہے چیف منسٹر اس کو چیئر کرتا ہے تو اگر MIFA اجازت دے دے تو ٹھیک ہے نہیں تو Blocks دوبارہ سے کھل جائیں گے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ Blocks ہونے چاہیئے تو وہ Blocks بند ہو جائیں گے لیکن میڈم کہہ رہی ہے کہ جنگلات کو اس کا پتہ نہیں ہے اور اس قانون میں کوئی ذکر بھی نہیں ہے انہوں نے بند کیا ہوا ہے تو اگر وہ بھیجنا چاہتی ہے تو میرا خیال ہے پھر یہ ہے کہ جنگلات کی اس میں جانا چاہیئے کیونکہ Mineral کی طرف سے صرف اس میں ایک بات کا ذکر ہے کہ Blocks کیوں بن رہے ہیں؟ تو Block جو ہے وہ MTC بنا رہی ہے، MIFA اس کی مجاز ہے تو وہ اب میڈم خود کر لیں Decision اگر وہ چاہتی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی سپیکر صاحب، میں یہی کہہ رہی ہوں کہ اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو منسٹر صاحب بھی ادھر ہوں گے اور ہم جو سینچری والے ہیں ان کو بھی بلا لیں گے اور باقی ان سے بھی بات کریں گے کیونکہ نقصان تو ہمارے صوبے کا ہی ہو رہا ہے چاہے اگر وہ ان لوگوں نے Lease بند کئے ہیں یا کسی اور

مقصد کے لئے ہے یا کسی ایک بندے کو وہ Facilitate کر رہے ہیں تو وہ کمیٹی میں بیٹھ کے پتہ چل جائے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عارف احمد زئی صاحب!

<u>مشیر وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی</u>: ٹھیک ہے جی اگر میڈم چاہتی ہے کہ اس کو کمیٹی میں Refer کیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2355, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Call attention notice is referred to the Committee concerned. Item No. 8, honourable Minister for Relief, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2022.

کون اس کو Lay کر رہا ہے؟

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر!

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Honourable Minister for Law, Item No. 8. Fazal Shakoor Khan.

<u>وزیر قانون</u>: سر! کونسا والا ہے سر، Kindly زکواۃ عشر۔

Sir! I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection and Welfare (Amendment) Bill-----

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Eight number, Item No. 8, Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروس مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law):</u> I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service (Amendment) Bill, 2022 in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9. Honourable Minister for Local Government, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2022. Faisal Amin.

Mr. Faisal Amin Khan (Minister for Local Government): Thank you Sir! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2022 in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10 and 11. Honourable Minister for Social Welfare, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be taken in to consideration at once. Honourable Minister for Social Welfare.

Minister for Law: Sir! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill. Mst: Nighat

Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 6 of the Bill. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 6 of the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 7 of the Bill. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 7 of the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 8 of the Bill. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please mover her amendment in Clause 8 of the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 9 of the Bill. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please mover her amendment in Clause 9 of the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 10 of the Bill; Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 10, in the proposed sub-section (4) for insertion after the word "days", the word "conclusively" in the Bill. Not present, lapsed. Second Amendment; Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 10, in the proposed new sub section (4) for the insertion after the word "Days", the word "positively" in the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 11 of the Bill. Mst: Rehana Ismail MPA, to please move her amendment in Clause 11 of the Bill. Not present, lapsed. Amendment in Clause 12. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please mover her amendment in Clause 12, in the proposed PART-VIII (A) in section 55B for the insertion after the word "Any", the words "government/semi government or private" in the Bill. Not present, lapsed. Second Amendment, Mr. Ahmad Kundi. Not present, lapsed. Third amendment. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA. Not present, lapsed. Fourth amendment. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA. Not present, lapsed. Fifth amendment. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA. Not present, lapsed. Sixth amendment. Mst: Nighat Yasmeen Orakzai MPA. Not present, lapsed. Seventh amendment. Mr. Ahmad Kundi and Mst: Nighat Yasmeen Orakzai. Not present, lapsed. Since all the amendments are dropped, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 12 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minster for Social Welfare, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be passed. Fazal Shakoor Sahab!

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): Sir! I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12 and 13. Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 31 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 31 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 31 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Law Sir! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پیشہ ورانہ تحفظ و صحت مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 14 and 15. Honourable Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir! I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 38 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 38 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 38 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پیشہ ورانہ تحفظ وصحت مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Honorable Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtoonkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be passed.

Minister for Law: I move that the Khyber Pakhtoonkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtoonkhwa, Occupational Safety and Health Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. چونکہ آج ہم نے Picture کھینچنی تھی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ سب کچھ ہو گیا جی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہو گیا جی۔ چونکہ آج ہم نے Picture کھینچنی تھی اور ہمارے اسمبلی کی تعداد جو ہے 145 ہے اور اس وقت ہمارے اسمبلی ہال میں مطلب جو Premises میں موجود ہیں تقریباً 82 ممبران ہیں تو کافی تعداد کم ہے۔ لہذا اس کو ہم Postponed کرتے ہیں بجٹ سیشن پہ اور Next جب بجٹ سیشن ہو گا تب Picture ہم لیں گے جی۔ Thank you. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday Morning, June 03rd 2022.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 03 جون 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)